سوال

(35) زکوۃ کے مال کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملک بنگال میں پیروں نے یہ عادت کرلیا ہے کہ صدقات وفطر وقیمت چرم قربانی جس قدر رہوتا ہے اس کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ خود لیتے ہیں اور ایک حصہ امام مسجد کو دیتے ہیں اور ایک حصہ مدرسہ وغیرہ میں دیتے ہیں۔ اگرچہ امام مسجد وپیر صاحبان صاحب نصاب ہوں۔ کیا اس طرح مال مذکورہ کو تقسم کرنا جائز ہے؟ اور صاحب نصاب کو اس مال لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر اور زکوۃ کے مصرف ایک ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے صدقہ فطر پر زکوۃ کا اطلاق فرمایا ہے۔ کما لایخفی علی من لہ ادنی اطلاع علی کتب الحدیث اور زکوۃ غنی (حساب نصاب) کے لئے درست نہیں ہے۔ ائمہ مساجد وپیر صاحبان (اگر وہ فقراء ومساکین نہیں بلکہ صاحب نصاب ہیں) عاملین اور فی سبیل اللہ میں داخل نہیں ہے۔ اس لئے ان کو ایسی صورت میں زکوۃ صدقہ فطر لینا درست نہیں ہے۔ مدرسین وملازمین مدرسہ کی تنخواہوں میں صرف کرنا درست نہیں ہے کہ زکوۃ صدقہ فطر عبادت الٰہی ہے جس کی ادائیگی میں معاوضہ اور دنیاوی غرض ونفع کا دخل نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر یہ ائمہ مساجد پیر صاحبان ومدرسین صاحب نصاب نہیں ہیں تو بحیثیت فقیر ومسکین ہونے کے بغیر کسی معاوضہ کا خیال کئے ہوئے صدقہ فطر وزکوۃ لے سکتے ہیں۔ غریب طلبہ پر بھی صرف کرنا جائز ہے۔

چرم قربانی کا مصرف بھی فقراء ومساکین ہیں خواہ وہ طلبہ ہوں یا اور کوئی۔ صاحب نصاب کے لئے درست نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 79

محدث فتویٰ